

امریکی محکمہ خارجہ
ترجمان کا دفتر

2 مئی، 2011

فوري اجراء کے لیے

2011 / 669

اسامہ بن لادن کی بلاکت کے بارے میں
وزیر خارجہ ہلری روڈھم کلنٹن کا بیان

2 مئی، 2011

مریٹ روم
واشنٹن، ڈی سی

وزیر خارجہ کلنٹن: گلدار نگ۔ جیسا کہ صدر اوباما نے گذشتہ رات کہا، اسامہ بن لادن مارا گیا ہے اور انصاف کر دیا گیا ہے۔ اور آج میں اس بارے میں چند لفظ کہنا چاہتی ہوں کہ یہ واقعہ ہماری آگے بڑھتی ہوئی کوششوں کے لیے کیا معنی رکھتا ہے۔

اول، میں ان ہزاروں خاندانوں کو اپنے خیالوں اور دعاوں کے ساتھ خراج عقیدت پیش کرنا چاہتی ہوں، جن کے عزیزو اقارب، افریقہ میں سفارت خانے پر بھم کے حملے سے لے کر یا ایس ایس کوں پر کیے جانے والے حملہ اور پھر 11 ستمبر، 2001 کے حملوں تک اور مزید کئی حملوں سمیت، اسامہ بن لادن کی دہشت گردی اور تشدد کی مہم کے دوران ہلاک ہوئے۔ اگرچہ ہمیں الائیز نقصانات جھیلنے پڑے، لیکن یہ حملے محض امریکہ کے خلاف نہیں تھے، یہ حملے پوری دنیا کے خلاف تھے۔ لندن اور میدرڈ میں، بالی، استنبول اور بہت سے دوسرے مقامات پر بے گناہ لوگوں کو۔ جن میں پیشتر مسلمان تھے۔ مارکٹوں اور مسجدوں میں، سب وے کے اسٹیشنوں پر اور مسافر بردار طیاروں میں حملوں کا نشانہ بنایا گیا۔ ہر حملے کا محرك وہ تشدد پسند نظریہ تھا، جس میں انسانی زندگی یا انسانی وقار کی کوئی قدری ایحیثیت نہیں ہے۔ مجھے معلوم ہے کہ کوئی چیز ستم سریدہ افراد کی جانوں کے زیادتی کی تلافی یا اس خلا کو پڑ نہیں کر سکتی، جو ان کے گزر جانے سے پیدا ہوا۔ لیکن مجھے امید ہے کہ اب ان کے اہل خاندان اس حقیقت سے قدرے سکون پا سکتے ہیں کہ بالآخر انصاف کا بول بالا ہوا۔

دوئم، میں صدر کا ساتھ دیتے ہوئے اُن بہادر مردوں اور عورتوں کے حصے اور اپنے نصب اعین کے ساتھ ان کی وابستگی کو بدیہی احترام پیش کرنا چاہتی ہوں، جو ہمارے ملک کے لیے خدمات انجام دے رہے ہیں اور جنہوں نے اسامہ بن لادن کو ڈھونڈنا لئے اور اس دہشت گرد کو انصاف کے کٹھرے

تک پہنچانے کے لیے، دس سال سے زیادہ عرصے تک بے تکان اور مسلسل کام کیا۔ ہمارے فوجیوں اور ہمارے اٹلیل جیس کے ماہرین سے لے کر ہمارے سفارت کاروں اور نفاذِ قانون کے ذمے دار عہدے داروں تک، یہ ایک وسیع، گہری اور بہت موثر کوشش تھی۔

یہاں ملکہ خارجہ میں ہم نے دہشت گردی کے خلاف ایک عالمگیر نیٹ ورک تشکیل دینے کے لیے کام کیا ہے۔ ہم نے ہر بڑا عظم پر دوستوں، شرکت داروں اور اتحادیوں کی کوششوں اور تو انسائیوں کو سمجھا کیا ہے۔ پاکستان کے ساتھ قربی تعاون سمیت، ہماری شرکت داریوں نے القاعدہ اور اُس کی قیادت پر ایسا دباؤ ڈالنے میں مدد کی، جس کی پہلے نظیر نہیں ملتی۔ مسلسل تعاون، آنے والے دنوں میں عین اسی قدر اہم رہے گا۔ اس لیے کہ اس سنگ میل تک پہنچ جانے کے باوجود، ہمیں یہ نہیں بھولنا چاہیے کہ بن لادن کی موت کے ساتھ ہی القاعدہ اور اُس کے سندھیکیت کی دہشت گردی ڈک نہیں جائے گی۔ یقیناً، ہمیں اپنے عزم کی تجدید کے لیے اس موقع سے فائدہ اٹھانا چاہیے اور اپنی کوششوں کو از سر نو دو چند کرو دینا چاہیے۔

افغانستان میں ہم القاعدہ اور اس کے اتحادی طالبان کے تعاقب میں لڑائی کو جاری رکھنے کے ساتھ ساتھ، ان افغان لوگوں کی مدد کے لیے کام کر رہے ہیں، جو ایک زیادہ مضبوط حکومت تعمیر کرنے میں کوشش ہیں اور جنہوں نے خود اپنی سیکورٹی کی ذمے داریاں سنبھالنا شروع کر دی ہیں۔ ہم عبوری مرحلے کی اُس حکمت عملی پر عمل درآمد کر رہے ہیں، جس کی نیٹوں نے اپنے لذبن کے سربراہی اجلاس میں منظوری دی تھی۔ اور ہم افغان قیادت میں اُس سیاسی عمل کی حمایت کر رہے ہیں، جس کا مقصد القاعدہ کو الگ تھلک کرنا اور بغایت کو ختم کرنا ہے۔ طالبان کے لیے ہمارا پیغام وہی ہے، جو پہلے تھا، لیکن آج ہو سکتا ہے اس کی اور بھی زیادہ گونج سنائی دے۔ آپ ہمیں انتظار میں رکھ کر تھکا نہیں سکتے۔ آپ ہمیں شکست نہیں دے سکتے۔ لیکن آپ القاعدہ کو چھوڑ دینے اور کسی پر امن سیاسی عمل میں شریک ہونے کا راستہ چون سکتے ہیں۔

پاکستان میں ہم ان لوگوں اور حکومت کی مدد کرنے کے عزم پر قائم ہیں، جو تشدد آمیز انتہا پسندی کے خلاف اپنی جمہوریت کو تحفظ فراہم کرنے میں کوشش ہیں۔ یقیناً، جیسا کہ صدر نے کہا، بن لادن نے پاکستان کے خلاف بھی اعلانِ جنگ کیا ہوا تھا۔ اُس نے متعدد بے گناہ پاکستانی مردوں، عورتوں اور بچوں کو ہلاک کرنے کا حکم دیا تھا تھا۔ حالیہ برسوں میں ہماری حکومتوں، مسلح افواج اور نفاذِ قانون کی ذمے دار ایجنسیوں کے درمیان تعاون کے باعث القاعدہ اور طالبان پر دباؤ بڑھ گیا۔ اس پیش رفت کو لازماً جاری رہنا چاہیے اور ہم اپنی شرکت داری کے عزم پر قائم ہیں۔

تاریخ اس بات کو ریکارڈ کرے گی کہ بن لادن کی موت ایسے وقت میں واقع ہوئی ہے، جو آزادی اور جمہوریت کی جانب عظیم تحریکوں کا دور ہے، ایک ایسا دور، جس میں مشرق و سلطی کے طول و عرض اور شمالی افریقیہ کے عوام انتہا پسندی کی روایات کو روزگار رہے ہیں اور عالمگیر حقوق اور آرزوؤں کی بنیاد پر پر امن ترقی کی راہ نکال رہے ہیں۔ القاعدہ اور اس کے نفرت انگیز نظریے پر اس سے بڑھ کر اور کوئی پہنچ کار نہیں ہو سکتے۔

ہم دنیا بھر میں آگے بڑھتے ہوئے اپنی شرکت داریوں کو مستحکم کریں گے، اپنے نیٹ ورکس مضبوط کریں گے، اپنے امن اور ترقی کے ثابت تصویر میں سرمایہ لگائیں گے اور ان قاتلوں کا مسلسل تعاقب کرتے رہیں گے جو بے گناہ لوگوں کو ہدف بناتے ہیں۔ لڑائی جاری ہے، اور ہمارے قدم کبھی نہیں لڑ کھڑائیں گے۔ مجھے معلوم ہے کہ ایسے کچھ لوگ ہیں، جنہیں شک تھا کہ شاید یہ دن کبھی نہیں آئے گا، جنہیں ہمارے عزم اور ہماری پہنچ کے بارے

میں شبہ تھا۔ لیکن آئیے، ہم خود کو یاد دلادیں کہ یہ امر کیکہ ہے۔ ہم چینچ کا سامنا کرتے ہیں، ہم ثابت قدم رہتے ہیں اور ہم کام کو مکمل کر کے چھوڑتے ہیں۔

مجھے آج خاص طور پر وہ جرأت مندی اور انسانیت یاد آئی، جو نائن الیون کے بعد کے کٹھن دنوں کی خصوصیت تھی۔ نیویارک میں، جہاں کی میں ایک سینیٹر تھی، ہماری کمپونٹی بے حال تھی۔ لیکن ہم نے اپنے آپ کو سنبھالا۔ دس برس گزر جانے کے بعد، وہ امریکی جنبدہ بدستور اتنا ہی طاقتور ہے، جتنا ہمیشہ رہا ہے۔ اور یہ باقی رہنے کے لیے جاری و ساری رہے گا۔ لہذا یہ ایک ایسا دن ہے، جونہ صرف امریکیوں کے لیے، بلکہ دنیا بھر میں ان لوگوں کے لیے ایک ایسا دن ہے، جو ایک زیادہ پُر امن اور محفوظ مستقبل کی امید رکھتے ہیں۔۔۔ جی ہاں، مسلسل چوکتے رہتے ہوئے، لیکن اس سے زیادہ اہم یہ کہ بڑھتی ہوئی امید اور اس چیز میں از سر نویقین کے ساتھ کہ ہم اس مستقبل کو پاسکتے ہیں۔

آپ سب کا بہت بہت شکر یہ۔

#